کتاب سے دیکھ کر دعائے قنوت پڑھنا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13058

تاریخ اجراء: 07ربیع الثانی1445ھ/23اکتوبر2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر زید کو دعائے قنوت یاد نہ ہو اور وہ وتر میں اپنے سامنے رکھی ہوئی کتاب میں سے دیکھ کر دعائے قنوت پڑھ لے۔ تو کیا اس صورت میں زید کی نماز درست ادا ہو جائے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز میں دیکھ کر پڑھنا مفسدِ نماز ہے کہ اس میں خارج سے تعلم یعنی سیکھنے کا عمل پایا جاتا ہے، اور نماز میں کسی سے سیکھنے کا عمل نماز کو توڑ دیتا ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں زید کا کتاب سے دیکھ کر دعائے قنوت پڑھنا بلاشبہ مفسدِ نماز ہے، زید پر لازم ہے کہ وہ نمازِ وتر کو دوبارہ ادا کرے۔

یاد رہے کہ نمازِ وتر میں مشہور دعائے قنوت پڑھنا سنت ہے، اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو اسے یاد کرنے کی پوری کوشش کی جائے۔ نمازی اگر اس معروف دعا کی جگہ کوئی اور دعا پڑھ لے جب بھی اس کا دعائے قنوت والا واجب ادا ہو جائے گا اور نمازِ وتر درست ادا ہو جائے گی۔

نماز میں مصحف وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنا مفسدِ نماز ہے۔ جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: ”(وقراءته من مصحف) ای: مافیه قرآن (مطلقاً) لانه تعلم۔“ ترجمہ: ”قرآن مجید میں دیکھ کر تلاوت کرنا مطلقا مفسد نماز ہے، کیونکہ یہ سیکھنا ہے۔“ (تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، ج02، ص463، مطبوعہ کوئٹہ)

بدائع الصنائع میں ہے: ”أن هذا يلقن من المصحف فيكون تعلما منه ألا ترى أن من يأخذ من المصحف يسمى متعلما فصار كما لو تعلم من معلم وذا يفسد الصلاة وكذا هذا۔“ یعنی مصحف سے دیکھ کر پڑھنے کی صورت میں مصحف سے سیکھ کر پڑھنا ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ جو مصحف سے کچھ سیکھے تو اسے متعلم کہا جاتا ہے پس یہ ایسے ہی ہو گیا کہ جیسے کوئی نماز میں معلم سے تعلیم حاصل کرے تو جیسے معلم والی صورت میں نماز

فاسد ہوتی ہے اسی طرح مصحف والی صورت میں بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، کتاب الصلاۃ، ج 01، ص 236، دار الكتب العلمية، بيروت، ملتقطاً)

حلبۃ المجلی میں ہے:"انه يلقن من المصحف او من المحراب، فيكون بعلماً منه، **فصار كمالو تعلم ممن ليس معه فى الصلاة**۔"یعنی نمازی کا مصحف یا محراب سے دیکھ کر پڑھنا اُس سے سیکھنا ہے، پس یہ ایسے ہی ہو گیا کہ جیسے نمازی اس سے تعلیم حاصل کرے جو اس کے ساتھ نماز میں نہ ہو۔(حلبة المجلی فی شرح منية المصلی، کتاب الصلاۃ، ج 02، ص 418، دار الكتب العلميه، بيروت)

العنایۃ شرح الھدایۃ میں ہے:"لأنه تلقن من المصحف وهو كالتلقن من غيره في تحصيل ماليس بحاصل عنده، **والتلقن من الغير مفسد لا محالة** فكذا من المصحف۔"یعنی نمازی کا مصحف سے دیکھ کر پڑھنا دوسرے سے سیکھنے کی طرح ہے، اس چیز کو حاصل کرنے میں کہ جو اسے حاصل نہیں ہے، اور غیر سے کچھ سیکھنا لا محالہ مفسدِ نماز ہے اسی طرح مصحف سے سیکھنا بھی مفسدِ نماز ہو گا۔(العناية شرح الهداية، کتاب الصلاۃ، ج 01، ص 403، دار الفكر، لبنان)

نمازی اگر قرآن یا غیرِ قرآن کی طرف فقط نظر کرے اور سمجھے مگر قراءت نہ کرے تو اس کی نماز فاسد نہ ہو گی۔ جیسا کہ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے:"(لو نظر المصلي إلى مكتوب وفهمه **سواء كان قرآنا أو غيره** قصد الاستفهام أو لا أساء الأدب ولم تفسد صلاته لعدم النطق بالكلام) وجه عدم الفساد أنه إنما يتحقق بالقراءة وبالنظر والفهم لم تحصل وإليه أشار المؤلف بقوله لعدم النطق۔"یعنی نمازی اگر لکھے ہوئے مضمون کی طرف نظر کرے، خواہ وہ قرآن ہو یا غیر قرآن، برابر ہے نمازی اُس مضمون کو سمجھنے کا قصد کرے یا نہ کرے، بہر صورت یہ خلافِ ادب ہے مگر کلام کے ذریعے نطق نہ کرنے کی وجہ سے اُس کی نماز فاسد نہ ہو گی۔ یہاں نماز فاسد نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ فساد صرف پڑھنے کی صورت ہی میں متحقق ہوتا ہے، جبکہ نظر کرنے اور سمجھنے سے یہ چیز حاصل نہیں ہوتی اور مصنف نے "لعدم النطق بالكلام" کے ساتھ اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔(حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح، کتاب الصلاۃ، ص 341، دار الكتب العلميه، بيروت)

بہارِ شریعت میں ہے:"**نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے**، یوہیں اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہوا سے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد ہے، ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مصحف یا محراب پر فقط نظر ہے، تو حرج نہیں۔"(بہارِ شریعت، ج 01، ص 609، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی امجدیہ میں ہے:"اگرچہ **مصحف شریف** کی طرف نظر کرنا عبادت ہے مگر اس **میں دیکھ کر پڑھنا خارج سے تعلم ہے اور یہ منافی نماز جیسے زبان سے حالت نماز میں امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی،** اگرچہ یہ دونوں عبادت ہیں مگر چونکہ منافی نماز ہیں لہذا نماز فاسد۔" (فتاوی امجدیہ، ج01، ص185، مکتبہ رضویہ، کراچی)

مشہور دعائے قنوت کے علاوہ کوئی اور دعا پڑھنے سے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے:"نماز صحیح ہو جانے میں تو کلام نہیں، نہ یہ سجدہ سہو کا محل کہ سہواً کوئی واجب ترک نہ ہوا۔ دعائے قنوت اگر یاد نہیں، یاد کرنا چاہیے کہ خاص اس کا پڑھنا سنت ہے اور جب تک یاد نہ ہو اللھم ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار پڑھ لیا کرے۔ یہ بھی یاد نہ ہو، تو اللھم اغفرلی تین بار کہہ لیا کرے۔ یہ بھی یاد نہ آئے، تو صرف یارب تین بار کہہ لے ،واجب ادا ہو جائے گا۔" (فتاوی رضویہ، ج07، ص485، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بہارِ شریعت میں ہے:"دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے اور اس میں کسی خاص دعا کا پڑھنا ضروری نہیں، بہتر وہ دعائیں ہیں جو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور ان کے علاوہ کوئی اور دعا پڑھے، جب بھی حرج نہیں۔" (بہارِ شریعت، ج01، ص654، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net